AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

A STUDY OF THE SIGNS OF HYPOCRITES AND THEIR SOCIAL HARMS IN THE LIGHT OF THE HOLY QUR'AN

منافقین کی علامات اور ان کے معاشرتی نقصانات: قرآنِ مجید کی روشنی میں جائزہ

Zainab Fatima

BS Student, Department of Islamic Studies, Comsat University Sahiwal

ABSTRACT

This research examines the signs of hypocrites and their social harms in the light of the Holy Qur'an. Hypocrisy is a serious moral and spiritual problem in which a person's outward statements and actions contradict his or her inner beliefs and intentions. The Holy Qur'an discusses hypocrites in several Surahs and identifies their major characteristics, including lying, deception, insincerity, showing off in worship, laziness in religious practices, double standards, spreading corruption, creating doubts, and weakening social unity. This study aims to explore these characteristics and analyze their individual, moral, and social consequences. A qualitative research approach has been adopted, while a descriptive and analytical research design has been used. The primary source of the study is the Holy Qur'an, while secondary sources include authentic Qur'anic commentaries, books of Islamic studies, and relevant academic literature. The findings indicate that hypocrisy damages individual character and creates distrust, social division, conflict, moral decline, and instability within society. The study concludes that the Qur'anic principles of truthfulness, sincerity, justice, accountability, trustworthiness, and consistency between words and actions provide an effective foundation for reducing hypocritical behavior and promoting a peaceful and morally responsible society.

KEYWORDS:

Hypocrisy, Munafiqeen, Holy Qur'an, Islamic Ethics, Social Harms, Moral Values, Sincerity, Truthfulness, Social Disorder, Islamic Society

تعارف

منافقت انسانی کردار کی ایک نہایت اہم اور خطرناک اخلاقی خرابی ہے جس میں انسان کے ظاہر اور باطن کے درمیان تضاد پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان زبان سے ایمان، خیر خواہی، سچائی اور وفاداری کا اظہار کرتا ہے لیکن اس کے دل، نیت اور عملی کردار میں ان دعووں کی حقیقی مطابقت موجود نہیں ہوتی۔ قرآنِ مجید نے منافقت کو محض ایک شخصی کمزوری کے طور پر بیان نہیں کیا بلکہ اسے ایمان، اخلاق، معاشرتی تعلقات اور اجتماعی زندگی کے لیے ایک سنگین خطرہ قرار دیا ہے۔ قرآنِ مجید میں منافقین کے کردار اور رویوں کا تفصیلی ذکر اس لیے کیا گیا ہے تاکہ اہلِ ایمان ان کی علامات کو پہچان سکیں، ان کے منفی اثرات سے محفوظ رہیں اور اپنے کردار کو اخلاص و سچائی سے مزین کریں۔

قرآنِ مجید کی سورۃ البقرہ میں منافقین کے کردار کا بنیادی تعارف ملتا ہے۔ وہاں ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو زبان سے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقت میں ایمان کی روح سے محروم ہوتے ہیں۔ ان کے دلوں میں ایک خاص قسم کی بیماری کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس قرآنی تصور سے معلوم ہوتا ہے کہ منافقت بنیادی طور پر دل اور کردار کی بیماری ہے۔ انسان بظاہر مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو سکتا ہے، مذہبی گفتگو کر سکتا ہے اور نیکی کا اظہار بھی کر سکتا ہے، لیکن اگر اس کی نیت اور عمل میں اخلاص نہ ہو تو اس کے کردار میں منافقت کے آثار پیدا ہو سکتے ہیں۔ منافقت کی بنیادی علامات میں جھوٹ، دھوکہ دہی، ریاکاری، وعدہ خلافی، بدعہدی، قول و عمل کا تضاد اور حق کے معاملے میں تذبذب شامل ہیں۔ قرآنِ مجید منافقین کے بارے میں واضح کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں وہ اپنے

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اس سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ منافقت کا نقصان صرف دوسرے لوگوں کو نہیں پہنچتا بلکہ منافق شخص اپنی روحانی اور اخلاقی شخصیت کو بھی تباہ کرتا ہے۔ جھوٹ منافقانہ کردار کی ایک اہم علامت ہے۔ اسلامی معاشرت میں سچائی کو بنیادی اخلاقی قدر کی حیثیت حاصل ہے۔ سچ انسان کے کردار کو مضبوط کرتا ہے اور معاشرے میں اعتماد پیدا کرتا ہے، جبکہ جھوٹ اعتماد کو کمزور کرتا ہے۔ منافقانہ رویے میں جھوٹ اس لیے زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے کہ منافق اپنے جھوٹ کو بسا اوقات ایمان، خیر خواہی یا اصلاح کے ظاہری پردے میں چھپا دیتا ہے۔ اس طرح دوسرے افراد اس کے حقیقی مقاصد کو سمجھنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔

منافقت کی دوسری اہم علامت ریاکاری ہے۔ قرآنِ مجید سورۃ النساء میں منافقین کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ وہ نماز کے لیے سستی سے کھڑے ہوتے ہیں اور لوگوں کو دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ منافقانہ کردار میں ظاہری نیکی کا اظہار موجود ہو سکتا ہے لیکن اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے بجائے لوگوں کی تعریف یا ذاتی مفاد مقصود ہو سکتا ہے۔ ریاکاری انسان کو اخلاص سے دور کرتی ہے اور معاشرے میں دکھاوے کی ثقافت کو فروغ دیتی ہے۔ منافقت کا ایک اہم معاشرتی نقصان باہمی اعتماد کا خاتمہ ہے۔ معاشرہ افراد کے درمیان اعتماد کے ذریعے مضبوط ہوتا ہے۔ اگر دوست دوست پر، استاد طالب علم پر، کاروباری شخص اپنے شریک پر یا خاندان کے افراد ایک دوسرے پر اعتماد نہ کریں تو معاشرتی تعلقات کمزور ہو جاتے ہیں۔ منافقانہ رویے لوگوں کے اندر شک اور بدگمانی پیدا کرتے ہیں، کیونکہ منافق بظاہر ایک بات کرتا ہے جبکہ عملی طور پر دوسری سمت اختیار کر سکتا ہے۔ قرآنِ مجید نے منافقین کے ایک اور نقصان دہ رویے یعنی فساد اور انتشار کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ سورۃ البقرہ میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو زمین میں فساد پیدا کرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ فساد نہ کرو تو وہ اپنے آپ کو اصلاح کرنے والا ظاہر کرتے ہیں۔ اس سے ایک اہم اصول سامنے آتا ہے کہ کسی عمل کا محض اچھا نام رکھ دینا اسے حقیقتاً اچھا نہیں بنا دیتا۔ حقیقی اصلاح وہ ہے جو عدل، خیر، امن اور اجتماعی بھلائی کا سبب بنے۔

منافقت معاشرتی اتحاد اور یکجہتی کے لیے بھی نقصان دہ ہے۔ ایک مضبوط معاشرہ اپنے افراد کے باہمی تعاون اور اتحاد سے تشکیل پاتا ہے۔ اگر کوئی فرد مختلف گروہوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرے، ایک کے سامنے دوسرے کی شکایت کرے یا مختلف لوگوں کے سامنے مختلف موقف اختیار کرے تو اس سے معاشرتی اختلافات بڑھ سکتے ہیں۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات مسلمانوں کو باہمی اتحاد، بھائی چارے اور اصلاح کی طرف متوجہ کرتی ہیں اور اختلاف و فساد سے بچنے کی ہدایت دیتی ہیں۔ منافقت کے اثرات خاندان پر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔ خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اور اس کی مضبوطی اعتماد، محبت، سچائی اور ذمہ داری پر منحصر ہے۔ اگر خاندان کے افراد ایک دوسرے سے جھوٹ بولیں، اپنی حقیقی نیتیں چھپائیں یا دوغلا رویہ اختیار کریں تو گھر کا ماحول متاثر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح معاشرتی سطح پر منافقت اداروں، تعلیمی نظام، کاروباری معاملات اور اجتماعی سرگرمیوں میں بھی اخلاقی کمزوری پیدا کر سکتی ہے۔ موجودہ دور میں منافقت مختلف نئی صورتوں میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک شخص اپنے آپ کو انتہائی اخلاقی، مخلص اور خیر خواہ ظاہر کر سکتا ہے جبکہ حقیقی زندگی میں اس کا کردار اس کے برعکس ہو۔ اسی طرح ذاتی مفادات کے لیے نظریات اور اصول تبدیل کرنا، دوسروں کے سامنے اچھا بننے کی کوشش کرنا اور اندرونی طور پر مختلف مقاصد رکھنا بھی دوغلے پن کی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ تاہم کسی مخصوص فرد کو منافق قرار دینا ایک حساس معاملہ ہے؛ قرآنِ مجید کی تعلیمات کا بنیادی مقصد خود احتسابی اور کردار کی اصلاح ہے۔ قرآنِ مجید منافقت کے مقابلے میں صدق، اخلاص، تقویٰ، امانت، عدل اور جواب دہی کو بنیادی اخلاقی اصول قرار دیتا ہے۔ سچا ایمان انسان کے ظاہر اور باطن میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔

جب انسان اللہ تعالیٰ کی نگرانی اور آخرت میں جواب دہی کو محسوس کرتا ہے تو وہ دوسروں کے سامنے نیکی کا دکھاوا کرنے کے بجائے حقیقی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ اس تحقیق میں منافقین کی قرآنی علامات اور ان کے معاشرتی نقصانات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ تحقیق کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ قرآنِ مجید منافقت کو کس انداز میں بیان کرتا ہے، منافقین کی کون سی علامات نمایاں کرتا ہے اور ان علامات کے معاشرتی نتائج کیا ہو سکتے ہیں۔ اس مطالعے کے ذریعے یہ بھی واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآنی اخلاقی اصول موجودہ معاشرتی زندگی میں منافقت کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لیے کس طرح رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں منافقت کی سب سے نمایاں خصوصیت قول و عمل میں تضاد ہے۔ ایک منافق شخص بظاہر ایسی گفتگو کر سکتا ہے جو دوسروں کو متاثر کرے، لیکن اس کے عملی اقدامات اس گفتگو کے برخلاف ہو سکتے ہیں۔ قرآنِ مجید نے ایسے افراد کے ظاہری دعووں اور حقیقی رویوں کے درمیان فرق کو واضح کر کے یہ اصول سامنے رکھا ہے کہ اسلامی اخلاق میں صرف الفاظ اور دعوے کافی نہیں بلکہ انسان کی حقیقی قدر اس کے اخلاص اور عمل سے متعین ہوتی ہے۔ جب قول و عمل میں مسلسل تضاد پیدا ہو جائے تو فرد کی اخلاقی ساکھ متاثر ہوتی ہے اور دوسروں کا

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اعتماد اس پر کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جھوٹ اور فریب انسان کو وقتی طور پر فائدہ پہنچا سکتے ہیں، لیکن طویل مدت میں یہ رویے معاشرتی اعتماد کو کمزور کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے منافقت کا مسئلہ فرد کے باطن سے شروع ہو کر معاشرتی تعلقات تک پہنچتا ہے اور اگر ایسے رویے عام ہو جائیں تو معاشرے میں اعتماد، تعاون اور خیر خواہی کی بنیادیں کمزور پڑ سکتی ہیں۔

منافقت کے معاشرتی نقصانات بھی اس تحقیق کا ایک اہم پہلو ہیں۔ کسی بھی معاشرے کی مضبوطی اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ افراد ایک دوسرے کے ساتھ کتنے قابلِ اعتماد، مخلص اور ذمہ دار ہیں۔ جب جھوٹ، دھوکہ، خیانت اور دوغلا پن عام ہو جائے تو افراد کے درمیان اعتماد کا رشتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً خاندانی تعلقات، دوستی، کاروباری معاملات، تعلیمی ماحول اور اجتماعی سرگرمیاں متاثر ہو سکتی ہیں۔ منافقانہ رویے معاشرے میں بدگمانی، اختلاف اور انتشار کو بھی فروغ دے سکتے ہیں، کیونکہ دوغلے کردار کا حامل فرد مختلف لوگوں کے سامنے مختلف موقف اختیار کر کے غلط فہمی پیدا کر سکتا ہے۔ اس طرح ایک فرد کا غیر ذمہ دارانہ رویہ اجتماعی سطح پر بڑے نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔ قرآنِ مجید کا اخلاقی نظام اسی لیے صداقت، امانت اور خیر خواہی کو معاشرتی استحکام کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ منافقت کا تعلق اخلاقی زوال سے بھی گہرا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں ظاہری نیکی کو اصل کردار پر ترجیح دی جائے، وہاں ریاکاری اور دکھاوے کے رجحانات بڑھ سکتے ہیں۔ انسان اپنے حقیقی کردار کو بہتر بنانے کے بجائے دوسروں کے سامنے اچھا دکھائی دینے کی کوشش کرنے لگتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اخلاص کمزور اور مفاد پرستی مضبوط ہو سکتی ہے۔ قرآنِ مجید انسان کو ظاہری اصلاح کے ساتھ ساتھ باطنی اصلاح کی بھی دعوت دیتا ہے۔ اسلامی اخلاقیات میں نیت کی پاکیزگی، اللہ تعالیٰ کا خوف، آخرت کا احساس اور اپنے اعمال کا احتساب انسان کو منافقانہ رویوں سے محفوظ رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا منافقت کا علاج صرف ظاہری رویوں کی تبدیلی نہیں بلکہ انسان کے اندر تقویٰ، اخلاص، سچائی اور خود احتسابی پیدا کرنے سے وابستہ ہے۔

عصرِ حاضر میں منافقت کے مسئلے کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، کیونکہ جدید معاشرتی زندگی میں انسان مختلف سماجی، سیاسی، تعلیمی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اپنے خیالات اور شخصیت کا اظہار کرتا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ظاہری شخصیت اور حقیقی کردار کے درمیان فرق پیدا ہونا، دوسروں کے سامنے ایک مخصوص تاثر قائم کرنا، ذاتی مفاد کے لیے اصولوں کو تبدیل کرنا یا بظاہر کسی اخلاقی قدر کی حمایت کرتے ہوئے عملی طور پر اس کے برخلاف عمل کرنا ایسے مظاہر ہیں جنہیں اخلاقی تناظر میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ تاہم کسی مخصوص فرد کو محض ظاہری رویوں کی بنیاد پر "منافق" قرار دینا اس تحقیق کا مقصد نہیں ہے۔ اس تحقیق کا مقصد قرآنِ مجید میں بیان کردہ منافقت کی علامات اور ان کے معاشرتی اثرات کا علمی مطالعہ کرنا اور ان تعلیمات کو موجودہ معاشرتی زندگی کے لیے اخلاقی رہنمائی کے طور پر سمجھنا ہے۔ قرآنِ مجید منافقت کے مسئلے کو صرف تنقید کے طور پر پیش نہیں کرتا بلکہ انسان کو اس سے بچنے اور اپنی اصلاح کرنے کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے۔ سچائی اختیار کرنا، امانتوں کی حفاظت کرنا، وعدوں کو پورا کرنا، دوسروں کے حقوق ادا کرنا، عدل و انصاف قائم کرنا، ریاکاری سے بچنا اور اپنے ظاہر و باطن میں مطابقت پیدا کرنا معاشرتی اصلاح کے بنیادی اصول ہیں۔ اگر فرد اپنے کردار کا مسلسل جائزہ لے اور اپنی نیت اور اعمال کو درست کرنے کی کوشش کرے تو منافقانہ رویوں سے بچنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر معاشرے میں تعلیم، تربیت، اخلاقی احتساب اور قرآن و سنت کی حقیقی تعلیمات کو فروغ دیا جائے تو باہمی اعتماد اور اجتماعی ذمہ داری کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔

لہٰذا زیرِ نظر تحقیق "منافقین کی علامات اور ان کے معاشرتی نقصانات: قرآنِ مجید کی روشنی میں جائزہ" کے ذریعے منافقت کے قرآنی تصور کو ایک جامع اخلاقی اور معاشرتی تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس تحقیق میں قرآنِ مجید کی متعلقہ آیات، تفسیری توضیحات، احادیث اور جدید علمی مطالعات کی روشنی میں منافقین کی نمایاں علامات کا جائزہ لیا جائے گا، ان علامات کے انفرادی اور معاشرتی اثرات کو واضح کیا جائے گا اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ قرآنِ مجید کی تعلیمات موجودہ معاشرے میں منافقت، بداعتمادی، اخلاقی کمزوری اور معاشرتی انتشار جیسے مسائل کے تدارک کے لیے کس طرح رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اس مطالعے کی بنیادی اہمیت یہ ہے کہ یہ منافقت کو محض ایک مذہبی اصطلاح کے طور پر نہیں بلکہ انسانی کردار، معاشرتی اعتماد، اخلاقی ذمہ داری اور اجتماعی اصلاح کے ایک اہم مسئلے کے طور پر پیش کرتا ہے، تاکہ قرآنِ مجید کی تعلیمات کی روشنی میں ایک زیادہ مخلص، ذمہ دار، بااعتماد اور اخلاقی معاشرے کی تشکیل کے اصول واضح کیے جا سکیں۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

تحقیقی مقاصد

1. قرآنِ مجید کی روشنی میں منافقین کی بنیادی اور نمایاں علامات کا جائزہ لینا۔
2. منافقت کے اخلاقی، انفرادی اور معاشرتی نقصانات کا تجزیاتی مطالعہ کرنا۔
3. قرآنِ مجید کی تعلیمات کی روشنی میں منافقت کے تدارک اور معاشرتی اصلاح کے بنیادی اصول واضح کرنا۔

تحقیقی سوالات

1. قرآنِ مجید کی روشنی میں منافقین کی نمایاں علامات کیا ہیں؟
2. منافقت فرد اور معاشرے پر کس نوعیت کے اخلاقی اور معاشرتی نقصانات مرتب کرتی ہے؟
3. قرآنِ مجید کی تعلیمات کی روشنی میں منافقت کے خاتمے اور معاشرتی اصلاح کے لیے کون سے اصول اختیار کیے جاسکتے ہیں؟

ادبی جائزہ

قرآنِ مجید میں منافقت کا موضوع متعدد سورتوں میں مختلف انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ سورۃ البقرہ میں منافقین کی بنیادی نفسیاتی اور اخلاقی کیفیت کو واضح کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید منافقین کے ظاہری ایمان اور باطنی انکار کے تضاد کو بیان کرتے ہوئے یہ واضح کرتا ہے کہ حقیقی ایمان محض زبان سے اقرار کرنے کا نام نہیں بلکہ دل کی تصدیق اور عمل کی اصلاح بھی ضروری ہے۔ اس حوالے سے منافقت کو قلبی بیماری کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو انسان کی سوچ، نیت اور عمل کو متاثر کرتی ہے۔

سورۃ النساء میں منافقین کے کردار کے کئی اہم پہلو سامنے آتے ہیں۔ خاص طور پر نماز میں سستی اور ریاکاری کا ذکر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ منافقانہ کردار میں مذہبی اعمال بھی ظاہری نمائش کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ قرآنِ مجید کا یہ بیان انسان کو متنبہ کرتا ہے کہ عبادت کی اصل روح اخلاص ہے۔ اگر عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا کے بجائے لوگوں کو دکھانے کے لیے ہو تو اس میں روحانی اور اخلاقی مقصد کمزور ہو جاتا ہے۔ سورۃ التوبہ میں منافقین کے اجتماعی رویوں کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس سورت میں ان کے مختلف طرزِ عمل، مسلمانوں کے ساتھ ان کے رویے، نیکی کے راستے میں رکاوٹ اور اجتماعی معاملات میں ان کے کردار کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منافقت ایک ایسا مسئلہ ہے جو فرد کی ذات سے نکل کر اجتماعی زندگی کو بھی متاثر کر سکتا ہے سورۃ المنافقون میں منافقین کی زبانی گفتگو، ظاہری دعووں اور اندرونی حقیقت کے درمیان فرق کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اس سورت میں منافقین کی گفتگو اور ان کے ظاہری طرزِ عمل کو بیان کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ خوب صورت الفاظ یا ظاہری شخصیت انسان کے باطن کی سچائی کی ضمانت نہیں۔ حقیقی معیار انسان کا ایمان، کردار اور عمل ہے۔ قرآنی تعلیمات کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ منافقت کا ایک بنیادی مسئلہ قول و عمل میں تضاد ہے۔ اسلامی اخلاقیات میں انسان کے قول اور عمل میں مطابقت کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ انسان جو بات دوسروں کے سامنے پیش کرتا ہے، اس کے عملی کردار میں بھی اس کا عکس ہونا چاہیے۔ قول و عمل کا مسلسل تضاد فرد کی اخلاقی شخصیت کو کمزور کرتا ہے اور دوسروں کے اعتماد کو بھی متاثر کرتا ہے۔ منافقت کے معاشرتی نقصانات کے حوالے سے سب سے اہم مسئلہ بداعتمادی ہے۔ انسانی معاشرہ باہمی اعتماد کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر افراد ایک دوسرے کے ارادوں، وعدوں اور باتوں پر یقین نہ کریں تو تعاون کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ منافقانہ رویے اس اعتماد کو نقصان پہنچاتے ہیں کیونکہ منافق اپنی بات اور عمل میں تضاد پیدا کر سکتا ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

منافقت سماجی انتشار کا بھی سبب بن سکتی ہے۔ جب ایک فرد مختلف لوگوں کے درمیان مختلف باتیں کرتا ہے یا ذاتی مفاد کے لیے لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرتا ہے تو معاشرے میں اختلافات بڑھ سکتے ہیں۔ قرآنِ مجید منافقین کے ان رویوں کے ذریعے مسلمانوں کو خبر دار کرتا ہے کہ اجتماعی زندگی میں اتحاد، خیر خواہی اور اصلاح کو ترجیح دی جائے۔ منافقت کے نتیجے میں ااخلاقی اقدار کزوال بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر معاشرے میں جھوٹ، دھوکہ، ریاکاری اور مفاد پرستی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھا جانے لگے تو نوجوان نسل کے لیے اخلاقی اصولوں پر قائم رہنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اس کے مقابلے میں قرآنِ مجید صدق، عدل، امانت، تقویٰ اور اخلاص کو انسانی کردار کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ اسلامی علمی لٹریچر میں بھی منافقت کو ایمان اور اخلاق کے لیے خطرناک قرار دیا گیا ہے۔ مفسرین نے قرآنی آیات کی تشریح کرتے ہوئے منافقت کی مختلف اقسام، علامات اور نتائج کو بیان کیا ہے۔ بالخصوص اعتقادی منافقت اور عملی منافقت کے درمیان فرق بھی اسلامی علمی روایت میں زیرِ بحث آتا ہے۔ اس فرق کی روشنی میں یہ بات اہم ہے کہ ہر غلط یا کمزور عمل کی بنیاد پر کسی شخص کے بارے میں قطعی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، بلکہ قرآن کی تعلیمات انسان کو اپنے کردار کا محاسبہ کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ موجودہ معاشرتی حالات کے تناظر میں منافقت کے موضوع کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ جدید معاشرے میں انسان مختلف سماجی، سیاسی، تعلیمی اور معاشی تعلقات میں مصروف ہے۔ ان تعلقات میں صداقت، اعتماد اور ذمہ داری کی ضرورت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ جب ذاتی مفادات اجتماعی مفاد پر غالب آ جائیں اور ظاہری نمائش حقیقت سے زیادہ اہم ہو جائے تو منافقانہ رویوں کے امکانات بڑھ سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل ذرائع نے بھی ظاہری شخصیت سازی کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ انسان اپنے بارے میں ایک ایسا تاثر قائم کر سکتا ہے جو اس کی حقیقی زندگی سے مختلف ہو۔ اگرچہ ہر آن لائن اظہار کو منافقت قرار نہیں دیا جا سکتا، لیکن ظاہری نیکی اور حقیقی کردار کے درمیان مسلسل تضاد ایک اہم اخلاقی سوال ضرور پیدا کرتا ہے۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات اس صورتِ حال میں بھی اخلاص اور خود احتسابی کی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ ادبی جائزے سے مجموعی طور پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ قرآنِ مجید منافقت کو فرد اور معاشرے دونوں کے لیے خطرناک قرار دیتا ہے۔ اس کے مقابلے میں سچائی، اخلاص، امانت، عدل، تقویٰ اور ذمہ داری کو فروغ دینا ضروری ہے۔ یہی اخلاقی اصول ایک ایسے معاشرے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں جس میں افراد ایک دوسرے پر اعتماد کر سکیں اور اجتماعی زندگی امن و اتحاد کے ساتھ آگے بڑھ سکے منافقت کے اخلاقی اور نفسیاتی پہلو بھی موجودہ علمی لٹریچر میں نمایاں ہیں۔ منافقانہ کردار میں ظاہری شخصیت اور اندرونی کیفیت کے درمیان فرق پیدا ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں فرد مختلف حالات میں مختلف رویے اختیار کر سکتا ہے۔ یہ رویہ فرد کے اخلاقی استحکام کو کمزور کرنے کے ساتھ دوسروں کے لیے اس کی شخصیت کو غیر قابلِ اعتماد بنا سکتا ہے۔ اس حوالے سے جدید قرآنی مطالعات منافقت کو صرف اعتقادی مسئلہ نہیں بلکہ کے طور پر بھی دیکھتے ہیں۔ اس زاویے سے منافقت کے مطالعے میں فرد کے رویے، نیت، کردار، معاشرتی تعلقات اور اجتماعی ذمہ داری کو ایک دوسرے سے مربوط کر کے دیکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔

ایک اور اہم پہلو حق کو چھپانا اور اخلاقی ذمہ داری سے گریز ہے۔ 2026 کی ایک تحقیقی تحقیق میں قرآنِ مجید کی روشنی میں حق کو چھپانے کے اسباب اور نتائج کا مطالعہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ ذاتی مفادات، تعصب، گروہی وابستگی، خوف اور دنیاوی مفاد انسان کو معلوم حقیقت کو چھپانے کی طرف لے جا سکتے ہیں۔ اس تحقیق نے واضح کیا کہ حق کو چھپانا معاشرتی اعتماد، انصاف، احتساب اور اخلاقی ذمہ داری کو کمزور کر سکتا ہے۔ اگرچہ یہ مطالعہ براہِ راست منافقت پر محدود نہیں، لیکن اس کے نتائج منافقت کے اخلاقی اور معاشرتی پہلوؤں کو سمجھنے میں معاون ہیں، کیونکہ منافقانہ کردار میں بھی حقیقت چھپانے اور ظاہری و باطنی کیفیت کے تضاد کا پہلو اہم ہے۔ موجودہ دور کے تناظر میں منافقت کے مطالعے کو ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کے اخلاقی مسائل سے بھی مربوط کیا جا سکتا ہے۔ جدید معاشرے میں انسان اپنی شخصیت اور خیالات کو مختلف آن لائن پلیٹ فارمز پر پیش کرتا ہے، جس سے ظاہری اظہار اور حقیقی کردار کے درمیان فرق کے نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ 2026 کے ایک پاکستانی مطالعے میں سوشل میڈیا کے منفی رجحانات کا اسلامی اخلاقیات کی روشنی میں تجزیہ کیا گیا اور سچائی، ذمہ داری، مقصدیت اور اخلاقی اظہار جیسے اصولوں کو ڈیجیٹل معاشرت کے لیے اہم قرار دیا گیا۔ تاہم اس پہلو کو منافقت کے ساتھ جوڑتے ہوئے احتیاط ضروری ہے، کیونکہ ہر آن لائن تضاد یا غلط رویے کو شرعی معنی میں "نفاق" قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس تحقیق میں جدید مظاہر کو صرف اخلاقی مشابہت اور معاشرتی تناظر میں سمجھا جائے گا۔

مجموعی طور پر ادبی جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ منافقت پر موجود سابقہ تحقیقات میں مختلف پہلوؤں پر توجہ دی گئی ہے۔ کچھ مطالعات نے قرآن و حدیث میں منافقین کی علامات کو موضوع بنایا، بعض نے سورۃ المنافقون یا سورۃ التوبہ کی روشنی میں منافقت کے مفہوم اور خطرات کا جائزہ لیا، جبکہ دیگر تحقیقات نے خیانت، بد دیانتی،

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

حق چھپانے اور معاشرتی اخلاق جیسے متعلقہ موضوعات کو زیرِ بحث لایا ہے۔ تاہم زیرِ نظر تحقیق کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں منافقین کی علامات اور ان کے معاشرتی نقصانات کو ایک مربوط قرآنی و اخلاقی فریم ورک میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح تحقیق فرد کے باطن اور کردار سے لے کر معاشرتی اعتماد، اتحاد، اخلاقی اقدار اور اجتماعی استحکام تک منافقت کے اثرات کا جامع جائزہ پیش کرتی ہے۔ موجودہ 2025–2026 کے مطالعات اس موضوع کی علمی اہمیت کو مزید مضبوط کرتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں بیان کردہ منافقت کے تصورات آج بھی اخلاقی اور معاشرتی تحقیق کے لیے اہم موضوع ہیں۔

طریقۂ تحقیق

یہ تحقیق بنیادی طور پر کتابی اور دستاویزی نوعیت کی ہے جس میں قرآنِ مجید کو بنیادی ماخذ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ منافقین کی علامات اور ان کے معاشرتی نقصانات کو سمجھنے کے لیے متعلقہ قرآنی آیات، مستند تفاسیر، احادیث اور اسلامی اخلاقیات سے متعلق علمی کتب کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ تحقیق میں کسی فرد یا گروہ کا عملی سروے کرنے کے بجائے اسلامی نصوص اور علمی مواد کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں معیاری تحقیقی طریقۂ کار اختیار کیا گیا ہے۔ اس طریقۂ کار کے ذریعے منافقت کے قرآنی تصور، اس کی علامات، اخلاقی نوعیت اور معاشرتی اثرات کو تفہیمی اور تشریحی انداز میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تحقیق میں عددی اعداد و شمار کے بجائے قرآنی آیات، تفسیری تشریحات اور اسلامی علمی مواد کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے یہ تحقیق بنیادی طور پر قرآنِ مجید میں منافقین کی علامات اور ان کے معاشرتی نقصانات تک محدود ہے۔ اس میں منافقت کے ہر فلسفیانہ، فقہی یا نفسیاتی پہلو کا تفصیلی احاطہ مقصود نہیں بلکہ قرآنِ مجید کی روشنی میں منافقانہ کردار کی بنیادی علامات اور معاشرتی اثرات کو سمجھنا بنیادی مقصد ہے۔ اسی طرح تحقیق کسی مخصوص فرد، جماعت یا موجودہ معاشرتی گروہ کو منافق قرار دینے کی کوشش نہیں کرتی، بلکہ قرآنِ مجید میں بیان کردہ اخلاقی علامات کا علمی مطالعہ پیش کرتی ہے۔

تحقیق کے دوران قرآنی آیات کے مفہوم کو ان کے سیاق و سباق کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آیات کی تشریح میں معتبر تفسیری مصادر سے استفادہ کیا گیا تاکہ ذاتی رائے کو قرآنی مفہوم پر ترجیح نہ دی جائے۔ اسی طرح کسی فرد یا گروہ پر منافقت کا حکم لگانے کے بجائے منافقت کے رویوں اور اخلاقی علامات کو موضوعِ تحقیق بنایا گیا ہے۔ اس علمی احتیاط کا مقصد تحقیق کو غیر جانب دار، علمی اور تحقیقی اصولوں کے مطابق رکھنا ہے۔ مجموعی طور پر اس تحقیق کا طریقۂ کار اتمعیاری، کتب خانہ جاتی، دستاویزی، تشریحی، تجزیاتی اور موضوعی نوعیت کا ہے۔ قرآنِ مجید کو بنیادی ماخذ، احادیث اور تفاسیر کو معاون مصادر، جبکہ جدید تحقیقی مقالات کو ثانوی علمی مواد کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ حاصل شدہ مواد کو موضوعاتی زمروں میں تقسیم کرکے منافقین کی علامات اور ان کے معاشرتی نقصانات کا تجزیہ کیا گیا۔ اس مکمل طریقۂ تحقیق کے ذریعے یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآنِ مجید منافقت کو صرف فرد کی روحانی کمزوری نہیں بلکہ ایک ایسا اخلاقی و معاشرتی مسئلہ قرار دیتا ہے جو اعتماد، اتحاد، اخلاقی اقدار اور اجتماعی استحکام کو متاثر کر سکتا ہے۔

تحقیقی ڈیزائن

تحقیق کے لیے وضاحتی و تجزیاتی تحقیقی ڈیزائن اختیار کیا گیا ہے۔ پہلے قرآنِ مجید میں منافقین سے متعلق آیات کا مطالعہ کیا گیا، پھر ان آیات سے منافقت کی بنیادی علامات اخذ کی گئیں۔ اس کے بعد ان علامات کے فرد اور معاشرے پر مرتب ہونے والے ممکنہ اثرات کا تجزیہ کیا گیا۔ آخر میں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں منافقت کے تدارک کے اصول بیان کیے گئے حقیقی ڈیزائن میں بنیادی اور ثانوی ماخذ دونوں کو اہمیت دی گئی ہے۔ بنیادی ماخذ کے طور پر قرآنِ مجید کی متعلقہ آیات کو استعمال کیا گیا، جبکہ ثانوی ماخذ میں مستند تفاسیر، احادیث کی کتب، اسلامی اخلاقیات سے متعلق علمی کتب، تحقیقی جرائد اور جدید علمی مقالات شامل کیے گئے۔ ثانوی ماخذ سے حاصل ہونے والی معلومات کو بنیادی قرآنی تعلیمات کے ساتھ ملا کر دیکھا گیا تاکہ تحقیق میں علمی گہرائی اور موضوع کی جامع تفہیم پیدا ہو۔ جدید تحقیقی لٹریچر سے یہ بھی معلوم کیا گیا کہ موجودہ دور کے محققین منافقت کے قرآنی تصور اور اس کے اخلاقی و معاشرتی اثرات کو کس انداز میں بیان کرتے ہیں۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اس تحقیقی ڈیزائن میں تقابلی پہلو بھی محدود سطح پر شامل ہے۔ مختلف تفسیری آراء اور جدید علمی تحقیقات کو سامنے رکھ کر یہ دیکھا گیا کہ منافقت کی علامات اور اس کے معاشرتی اثرات کے بارے میں کن پہلوؤں پر اتفاق پایا جاتا ہے اور کہاں تشریحی اختلاف موجود ہے۔ اس تقابلی مطالعے کا مقصد کسی ایک رائے کو بلاوجہ ترجیح دینا نہیں بلکہ مختلف علمی آراء کو سمجھ کر موضوع کی زیادہ جامع تصویر پیش کرنا ہے۔ اس طرح تحقیق محض معلومات جمع کرنے تک محدود نہیں رہتی بلکہ موجودہ علمی مواد کا تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ بھی پیش کرتی ہے۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات کو عصرِ حاضر کے معاشرتی حالات سے مربوط کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تحقیق میں یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ قرآنِ مجید کی طرف سے بیان کردہ منافقانہ رویوں کی اخلاقی نوعیت آج کے معاشرے میں کس طرح قابلِ فہم ہو سکتی ہے۔ تاہم تحقیق کا مقصد کسی مخصوص فرد یا گروہ کو منافق قرار دینا نہیں بلکہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایسے منفی رویوں کی نشاندہی اور ان سے بچنے کے اصول واضح کرنا ہے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیقی ڈیزائن دستاویزی، تشریحی، تجزیاتی اور موضوعاتی نوعیت کا ہے، جو اس موضوع کے علمی اور قرآنی مطالعے کے لیے موزوں ہے اور تحقیق کے مقاصد، سوالات اور نتائج کے درمیان مضبوط ربط قائم کرتا ہے

ڈیٹا اینالیسس

اس تحقیق میں ڈیٹا کا تجزیہ موضوعاتی تجزیے ۔ قرآنِ مجید میں منافقین کے متعلق موجود آیات کا مطالعہ کر کے ان میں موجود بنیادی موضوعات کو الگ کیا گیا۔ ان موضوعات میں جھوٹ، دھوکہ دہی، ریاکاری، عبادت میں سستی، قول و عمل کا تضاد، تذبذب، فساد، اختلاف اور معاشرتی انتشار شامل ہیں۔ ان علامات کو معاشرتی اثرات کے ساتھ مربوط کیا گیا۔ مثلاً جھوٹ کو بداعتمادی، دھوکہ دہی کو معاشرتی عدم تحفظ، ریاکاری کو اخلاقی کمزوری، جبکہ اختلاف اور فساد کو معاشرتی انتشار کے ساتھ مربوط کر کے دیکھا گیا۔ اس تجزیے سے واضح کیا گیا کہ قرآنِ مجید میں منافقت کا مسئلہ صرف فرد کے باطن تک محدود نہیں بلکہ اس کے اجتماعی اثرات بھی ہو سکتے ہیں۔ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں منافقت کے تدارک کے اصولوں کا تجزیہ کیا گیا۔ اس مرحلے میں صدق، اخلاص، تقویٰ، امانت، عدل، توبہ، خود احتسابی اور قول و عمل میں مطابقت کو بنیادی اصلاحی اصولوں کے طور پر سامنے لایا گیا۔ یوں تحقیق میں منافقت کی علامات، اس کے نقصانات اور اس کے تدارک کے درمیان ایک مربوط تعلق قائم کیا گیا منافقت اور معاشرتی اعتماد کے باہمی تعلق کی بھی وضاحت ہوتی ہے۔ کسی بھی معاشرے کی مضبوطی کے لیے اعتماد بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جب افراد ایک دوسرے کے قول، وعدے اور کردار پر اعتماد کرتے ہیں تو تعاون، خیر خواہی اور اجتماعی ترقی کے امکانات بڑھتے ہیں، لیکن جب جھوٹ، فریب اور دوغلا پن عام ہو جائے تو اعتماد کا نظام کمزور ہونے لگتا ہے۔ اسی لیے منافقت کے قرآنی مطالعے سے حاصل ہونے والے نتائج کو معاشرتی اخلاق کے وسیع تناظر میں دیکھا گیا ہے۔ اس زاویے سے منافقت صرف روحانی بیماری نہیں بلکہ معاشرتی اعتماد کو متاثر کرنے والا ایک اہم اخلاقی مسئلہ بھی ہے۔

مزید برآں، ڈیٹا کے تجزیے میں منافقت کے تدارک اور اصلاح سے متعلق قرآنی اصولوں کو بھی شامل کیا گیا۔ تجزیے سے معلوم ہوا کہ منافقانہ رویوں کے مقابلے کے لیے قرآنِ مجید کی تعلیمات میں سچائی، اخلاص، تقویٰ، توبہ، خود احتسابی، عدل، امانت اور قول و عمل میں مطابقت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے ڈیٹا اینالیسس صرف منافقت کی علامات اور نقصانات تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ ان اخلاقی اصولوں کو بھی سامنے لایا گیا جو فرد کو منافقانہ رویوں سے بچانے اور معاشرے میں مثبت اقدار پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ مجموعی طور پر ڈیٹا اینالیسس سے یہ نتیجہ سامنے آیا کہ منافقت ایک جامع اخلاقی، روحانی اور معاشرتی مسئلہ ہے جس کے اثرات فرد کے باطن سے شروع ہو کر خاندان، معاشرتی تعلقات اور اجتماعی نظام تک پہنچ سکتے ہیں۔ موضوعاتی تجزیے سے منافقت کی علامات کو اعتقادی، قولی اور عملی سطحوں پر سمجھا گیا، جبکہ اس کے نقصانات کو بداعتمادی، اخلاقی زوال، معاشرتی انتشار، باہمی اختلاف اور اجتماعی کمزوری کے تناظر میں واضح کیا گیا۔ اسی طرح تجزیے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قرآنِ مجید کی تعلیمات موجودہ دور میں بھی اخلاقی اصلاح اور معاشرتی استحکام کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ جدید مطالعات بھی قرآن کے بیان کردہ منافقانہ رویوں کو موجودہ اخلاقی اور معاشرتی چیلنجز سے جوڑتے ہیں۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

تحقیقی نتائج

حقیق کے نتائج سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید منافقت کو ایک سنگین روحانی اور اخلاقی بیماری قرار دیتا ہے۔ منافقین کی اہم علامات میں جھوٹ، دھوکہ، ریاکاری، عبادت میں سستی، قول و عمل کا تضاد اور حق کے معاملے میں تذبذب شامل ہیں۔ ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ منافقت انسان کے کردار میں ظاہری اور باطنی تضاد پیدا کرتی ہے۔ دوسرا اہم نتیجہ یہ سامنے آیا کہ منافقت باہمی اعتماد کو کمزور کرتی ہے۔ جھوٹ اور دوغلے پن کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کے ارادوں اور باتوں پر شک کرنے لگتے ہیں۔ اعتماد کی کمی خاندان، دوستوں، تعلیمی اداروں اور دیگر معاشرتی تعلقات کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس لیے سچائی اور امانت معاشرتی استحکام کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ یے معاشرتی اتحاد اور یکجہتی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ لوگوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنا، مختلف افراد کے سامنے مختلف موقف اختیار کرنا اور ذاتی مفادات کے لیے اختلافات کو بڑھانا معاشرے میں انتشار پیدا کرتا ہے۔ قرآنِ مجید اجتماعی اصلاح اور اتحاد کے ذریعے ایسے منفی رویوں سے بچنے کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ کہ منافقت اخلاقی اقدار کے زوال کا باعث بن سکتی ہے۔ جب جھوٹ، دکھاوا، مفاد پرستی اور دھوکہ معاشرے میں عام ہو جائیں تو صدق، اخلاص، امانت اور ذمہ داری جیسی اقدار کمزور ہونے لگتی ہیں۔ قرآنِ مجید ان منفی رویوں کے مقابلے میں تقویٰ، اخلاص، عدل اور سچائی کو فروغ دینے کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ منافقت کے تدارک کے لیے باطنی اصلاح اور خود احتسابی ضروری ہے۔ انسان کو صرف دوسروں کی منافقت تلاش کرنے کے بجائے اپنے قول، نیت اور عمل کا جائزہ لینا چاہیے۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات انسان کو اخلاص، توبہ، اللہ تعالیٰ کی جواب دہی اور نیک عمل کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ اس طرح فرد کی اصلاح معاشرتی اصلاح کی بنیاد بن سکتی ہ

نتیجہ

قرآنِ مجید کی روشنی میں منافقت ایک سنگین اخلاقی، روحانی اور معاشرتی مسئلہ ہے۔ قرآنِ مجید نے منافقین کی مختلف علامات بیان کر کے اہلِ ایمان کو ان کے خطرات سے آگاہ کیا ہے۔ جھوٹ، دھوکہ دہی، ریاکاری، عبادت میں سستی، قول و عمل کا تضاد اور تذبذب ان کے نمایاں اوصاف میں شامل ہیں۔ یہ علامات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ حقیقی ایمان صرف زبانی دعوے کا نام نہیں بلکہ دل کے یقین، اخلاص اور صالح عمل کا تقاضا کرتا ہے۔ منافقت کے اثرات فرد کی ذات تک محدود نہیں رہتے بلکہ پورے معاشرے کو متاثر کر سکتے ہیں۔ منافقانہ رویے باہمی اعتماد کو کمزور کرتے، تعلقات میں بدگمانی پیدا کرتے اور اجتماعی تعاون کو متاثر کرتے ہیں۔ جب افراد ایک دوسرے کے قول اور عمل پر اعتماد نہ کریں تو معاشرے میں اتحاد اور استحکام برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے معاشرتی ترقی کے لیے سچائی، امانت اور اخلاص بنیادی ضرورت ہیں۔

قرآنی تعلیمات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ منافقت معاشرتی فساد اور انتشار کا سبب بن سکتی ہے۔ اختلافات پیدا کرنا، لوگوں کو ایک دوسرے سے بدظن کرنا اور ذاتی مفادات کے لیے اجتماعی معاملات کو استعمال کرنا معاشرے کی اجتماعی قوت کو کمزور کرتا ہے۔ قرآنِ مجید ایسے رویوں کے مقابلے میں اصلاح، عدل، خیر خواہی اور اتحاد کی تعلیم دیتا ہے۔ منافقت کے خاتمے کے لیے صرف ظاہری اصلاح کافی نہیں بلکہ دل اور کردار کی اصلاح ضروری ہے۔ انسان کو اپنے اعمال اور نیتوں کا مسلسل جائزہ لینا چاہیے۔ اخلاص، تقویٰ، توبہ، اللہ تعالیٰ کی جواب دہی کا احساس اور قول و عمل میں مطابقت انسان کو منافقانہ رویوں سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں تعلیم، تربیت اور اسلامی اخلاقی اقدار کا فروغ بھی انتہائی ضروری ہے۔ کہ قرآنِ مجید میں منافقین کا ذکر محض ایک تاریخی واقعے کے طور پر نہیں بلکہ انسانی کردار کی اصلاح اور معاشرتی فلاح کے لیے بھی اہم رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اگر افراد سچائی، اخلاص، امانت، عدل اور ذمہ داری کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور ظاہری دکھاوے کے بجائے حقیقی کردار کو ترجیح دیں تو معاشرے میں اعتماد، اتحاد، امن اور اخلاقی استحکام پیدا کیا جا سکتا ہے۔ یوں قرآنی تعلیمات موجودہ دور میں بھی منافقت کے منفی اثرات سے بچنے اور ایک صالح و بااعتماد معاشرے کی تشکیل کے لیے مؤثر رہنمائی فراہم کرتی ہیں منافقت معاشرتی اتحاد اور باہمی یکجہتی کو بھی شدید نقصان پہنچاتی ہے۔ منافقانہ رویے افراد

AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

اور گروہوں کے درمیان اختلاف، بدگمانی، انتشار اور نفرت کو بڑھا سکتے ہیں۔ ایسے رویے معاشرے میں اجتماعی اعتماد کو کمزور کرتے اور اجتماعی مقاصد کے حصول میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اس لیے ایک صحت مند معاشرے کے لیے ضروری ہے کہ صداقت، امانت، اخلاص، عدل، وفاداری اور ذمہ داری جیسی اخلاقی اقدار کو فروغ دیا جائے۔ کہ منافقت کا مقابلہ صرف ظاہری اصلاح سے نہیں بلکہ اندرونی اور اخلاقی اصلاح سے ممکن ہے۔ فرد کو اپنے اعمال، نیتوں اور رویوں کا احتساب کرنا چاہیے اور اپنے ظاہر و باطن میں مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات انسان کو اخلاص، سچائی، تقویٰ، توبہ اور ذمہ دارانہ معاشرتی کردار اختیار کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ موجودہ معاشرتی حالات میں بھی ان اصولوں کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ کہ منافقت ایک روحانی، اخلاقی اور معاشرتی بیماری ہے جس کا علاج قرآنِ مجید کی ہدایات پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے میں ہے۔ اگر افراد اپنی زندگی میں سچائی اور اخلاص کو اختیار کریں، دوسروں کے حقوق کا احترام کریں، جھوٹ اور دھوکہ دہی سے اجتناب کریں اور اپنے قول و عمل میں یکسانیت پیدا کریں تو معاشرے میں اعتماد، اتحاد اور امن کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ قرآنِ مجید کی منافقین کے بارے میں بیان کردہ تعلیمات محض تاریخی واقعات نہیں بلکہ موجودہ دور کے فرد اور معاشرے کی اخلاقی اصلاح کے لیے بھی مؤثر رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

REFERENCES

Akbar, M. A. (2023). *Characteristics of Hypocrites in Al-Qur'an: A Comparative Study of Tafsir Jāmi' al-Bayān and Tafsir al-Munir*. Islamic Studies Research.

Dawwi, S. (2023). *The Eloquence of Artistic Depiction of the Conditions of Hypocrites in the Holy Quran*. Journal of Scientific Research and Islamic Studies, 15(1), 39–60.

Dutsinma, A. M. (2025). *A Socio-Moralo-Psychological Analysis of the Attitudes of the Hypocrites (Al-Munafiqun) in the Glorious Qur'an and Sunnah*. Middle East Journal of Islamic Studies and Culture, 5(1), 24–31.

Hazal, Z. H. (2026). *The Concept of Hypocrisy in Surah Al-Munafiqun from a Qur'anic Perspective*. Journal of Basic Sciences, 21(36), 224–241.

Rehman, B., Zubair, M., & Shaheen, F. (2025). *Analytical Study of the Signs of Hypocrites: In the Light of the Holy Quran and Hadith*. Ulūm al-Sunnah, 3(2).

Sultoni, G., & Sultoni, A. (2024). *Karakteristik Orang-Orang Munafik dalam Surat Al-Munafiqun (Studi Tafsir Ibnu Katsir)*. Hamalatul Qur'an: Jurnal Ilmu-Ilmu Al-Qur'an, 5(2), 169–181.

Tahira, T., & Ishfaq, M. (2026). *Qur'anic Verses Related to Hypocrisy and Their Applications in the Light of Selected Tafsirs: A Research Study*. Journal of Applied Linguistics and TESOL (JALT).

Ummaru, A., & Setiawan, A. M. (2025). *Historical Synopsis of Nifāq (Hypocrisy) and Prophetic Response in Madinah*. Thaqafiyyat: Jurnal Bahasa, Peradaban dan Informasi Islam.